شہدائے پشاور کے لیے ایک نظم

تم زندہ ہو

جب تک دنیا باقی ہے تم زندہ ہو

تم زندہ ہو

اے میرے وطن کے شہزادوں تم زندہ ہو

خوشبو کے روپ میں آئیں پھولو تم زندہ ہو

ہر ماہ کی پرنم آنکھوں میں ہر باپ کے ٹوٹے خوابوں میں

ہر بہن کی الجھی سی سانسوں میں

ہر بھائی کی بکھری یادوں میں تم زندہ ہو تم زندہ ہو

ہم تم کو یاد ہیں اب تو جیون ہے

ہر دل میں تمہاری خوشبو ہے ہر انکھ تمہارا مسکن ہے

تم زندہ ہو تم زندہ ہو

جن کو بھی سہادت مل جائے وہ لوگ امر ہو جاتے ہیں

یادوں کے چمن میں کھلتے ہیں خوشبو کا سفر ہو جاتے ہیں

تم مجھے نہیں ہو روشن ہو ہر دل کی تمہیں دھڑکن ہو

تم زندہ تھے بس اپنے گھر کے باسی تم اب ہر ایک گھر میں بستے ہو

تم زندہ ہو اے میرے وطن کے شہزاد تم زندہ ہو

خوشبو کے روپ میں آئیں پھولو تم زندہ ہو

جب تک دنیا باقی ہے تم زندہ ہو تم زندہ کو

(امجد اسلام امجد)

نظم کا مرکزی خیال

اس نظم میں شہدائے پشاور کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے شاعر کہتا ہے کہ یہ شہداء قیامت تک زندہ رہیں گے اور ہم ان کو کبھی بھی بھلا نہ سکیں گے۔ یہ لوگ ہماری آنکھوں کا تارا ہیں ۔یہ ہمارے دل کی دھڑکن ہے۔یہ

لوگ رہتی دنیا تک خوشبو کی شکل میں زندہ رہیں گے کیونکہ جن لوگوں کو شہادت نصیب ہوتی ہے وہ ہمیشہ کے لیے امر ہو جاتے ہیں۔